

حضرت ام ابیہا فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی حدیثیں

<?xml encoding="UTF-8">

1. عبادت میں خلوص کے فوائد

قالت فاطمة الزهراء سلام الله عليها: من أصدد إلى الله خالص عبادته، أهبط الله عزوجل إليه أفضل مصلحته. فرمایا: جو شخص اپنی خالص عبادت خداوند متعال کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے (اور صرف اس کی رضا کے لئے عمل کرتا ہے) خدا بھی اپنی بہترین مصلحتیں اس پر نازل فرما کر اس کے حق میں قرار دیتا ہے۔ تحف العقول ص ۹۶۰

2. آل محمد کی محبت میں مرنا شہادت ہے

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مَذُوسَى بْنِ رَجَعْفَرٍ (ع)... عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ (سلام الله عليها): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : «أَلَا مَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِيداً». حضرت فاطمہ معصومہ (س) حضرت امام صادق (ع) کی بیٹی سے ایک روایت نقل کرتی ہیں جس کا سلسلہ سند حضرت فاطمہ زہرا (س) تک پہنچتا ہے ... حضرت زہراء (س) فرماتی ہیں کہ حضرت رسول اکرم (ص) نے فرمایا: «آگاہ رہو! جو شخص آل محمد کی محبت کے ساتھ مرے وہ شہید مرا ہے۔ عوالم العلوم، ج ۲۱، ص ۳۵۳

3. حیدار علی (ع) سعادت مند و خوشبخت ہے

قَالَتْ (سلام الله عليها): ان السعيد، كل السعيد، حق السعيد من أحب عليا في حياته و بعد موته فرمایا: بے شک حقیقت اور اور مکمل سعادت مند شخص وہ ہے جو امام علی علیہ السلام سے آپ (ع) کی حیات میں اور بعد از حیات، محبت رکھے۔ شرح نہج البلاغہ ج 2، ص 449 مجمع الزوائد: ج 9، ص 132

4. آل محمد (ص) کا تعارف

قَالَتْ (سلام الله عليها): نحن وسيلته في خلقه و نحن خاصته و محل قدسه و نحن حجتہ في غيبه و نحن ورثه

أنبيائه

فرمایا: ہم اہل بیت رسول خدا (ص) خدا کے ساتھ مخلوقات کے ارتباط کا وسیلہ ہیں؛ ہم خدا کی برگزیدہ ہستیاں ہیں اور نیکیوں کا مقام اعلیٰ ہیں، ہم خدا کی روشن دلیلیں ہیں اور انبیاء اللہ کے وارث ہیں۔
(شرح نہج البلاغہ ج 16 ، ص 211)

5. قرآنی سورتوں کی تلاوت کا ثواب

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): قاریء الحديد، و اذا وقعت، و الرحمن، يدعى فى السموات و الارض، ساكن الفردوس فرمایا: سورة الحديد، سورة الواقعة اور سورة الرحمن کی تلاوت کرنے والے لوگ آسمانوں اور روئے زمین پر جنتی کہلاتے ہیں۔
(کنز العمال ، ج 1 ، ص 582)

6. بہترین و اور قابل قدرترین افراد

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): خياركم اليكم مناكبة و اكرمهم لنسائهم فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو لوگوں کا سامنا کرتے وقت زیادہ نرم اور زیادہ مہربان ہو اور تم میں سے بہترین مرد وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ زیادہ مہربان اور زیادہ بخشنے والے ہوں۔
(دلال الامامہ ص 76 و کنز العمال ، ج 7 ، ص 225)

7. مؤمنین کے لئے پسندیدہ چیزیں

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): حبب الى من دنياكم ثلاث: تلاوة كتاب الله و النظر فى وجه رسول و الانفاق فى سبيل الله

فرمایا: تمہاری دنیا میں میری پسندیدہ چیزیں تین ہیں :

1- تلاوت قرآن

2- رسول خدا (ص) کیسے چہرہ مبارک کی طرف دیکھنا اور

3- خدا کی راہ میں انفاق و خیرات کرنا۔

(وقایع الايام خیابانی، جلد صیام، ص 295)

8. اہل بیت (ع) کی اطاعت و امامت کے فوائد

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): فجعل الله...اطاعتنا نظاما للملة و امامتنا أمانا للفرقة
فرمایا: خدا نے ہم اہل بیت کی اطاعت و پیروی امت اسلامی کو سماجی نظم کا سبب قرار دیا ہے اور ہماری
امامت و رہبری کو اتحاد و یکجہتی کا سبب اور تفرقے سے امان قرار دیا ہے۔
(بحار الانوار، ج 43، ص 158)

9. ایمان اور نماز کے فوائد

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): فجعل الله الايمان تطهيرا لكم من الشرك ، و الصلاة تنزيها لكم عن الكبر
فرمایا: خدائے تعالیٰ نے ایمان کو تمہارے لئے شرک سے پاکیزگی کا سبب قرار دیا اور نماز کو تکبر اور خودخواہی
اور خودپرستی سے دوری کا عامل۔
(احتجاج طبرسی، ج 1، ص 258)

10. امام کی مثال کعبہ کی مثال ہے

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): مَثَلُ الْإِمَامِ مَثَلُ الْكَعْبَةِ إِذْ تُؤْتَى وَ لَا تَأْتِي
حضرت فاطمہ زہرا (علیہا السلام) نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا: امام، کعبہ کی مانند ہے لوگوں
کو امام کی جانب جانا اور رجوع کرنا پڑتا ہے جبکہ امام کسی کے پاس نہیں جاتا (لوگوں کو امام کی خدمت میں
حاضر ہونا پڑتا ہے چنانچہ امام کے اپنے پاس آنے کی توقع نہیں کرنی چاہئے)۔
(بحار الانوار ، ج 36 ، ص 353)

11. صبر و جہاد کی ثمرات

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): جعل الله ... الجهاد عز للإسلام، و الصبر معونة علي استيجاب الأجر
فرمایا: خداوند متعال نے جہاد کو اسلام کی عزت و ہیبت کا سبب اور صبر و استقامت کو حق تعالیٰ کے انعام و
جزا کے استحقاق کا باعث قرار دیا ہے۔
(احتجاج طبرسی، ج 1، ص 258)

12. ایمان و عدل کی ثمرات

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): فَقَرَضَ اللَّهُ الْإِيمَانَ تَطْهِيراً مِنَ الشَّرِّ... وَ الْعَدْلَ تَسْكِيناً لِلْقُلُوبِ
فرمایا: خداوند متعال نے ایمان کو شرک سے پاکیزگی کے لئے واجب کیا اور ... عدل و انصاف کو قلوب کی تسکین کے لئے.

(من لایحضرہ الفقیہ، ج 3، ص 568)

13. علی (ع) فرشتوں کے بھی قاضی

عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: أَتَيْتُ فَاطِمَةَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهَا، فَقُلْتُ: أَيْنَ بَعْلُكَ؟ فَقَالَتْ (عليها السلام): عَرَجَ بِهِ
جِبْرِئِيلُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقُلْتُ: فِيمَاذَا؟ فَقَالَتْ: إِنَّ نَفَرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ تَشَاجَرُوا فِي شَيْءٍ، فَسَأَلُوا حَكَمًا مِنَ الْأَدَمِيِّينَ،
فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِمْ أَنْ تَتَخَيَّرُوا، فَاخْتَارُوا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ (عليه السلام).

عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں: ایک روز میں حضرت فاطمہ زہراء (س) کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: آپ کے خاوند (علی علیہ السلام) کہاں ہیں؟

فرمایا: جبرئیل کے ہمراہ آسمانوں کی جانب عروج کر کے گئے ہیں.

میں عرض کیا: کس مقصد کی لئے؟

فرمایا: ملائکہ اللہ کے درمیان نزاع واقع ہوا ہے اور انہوں نے اللہ سے التجا کی ہے کہ انسانوں میں سے ایک فرد ان کے درمیان فیصلہ اور قضاوت کرے؛ چنانچہ خداوند متعال نے فرشتوں کو وحی بھیجی اور ان کو قاضی کے انتخاب کا اختیار دیا اور انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب (علیہ السلام) کا انتخاب کیا.

اختصاص شیخ مفید: ص 213، س 7، بحار الأنوار: ج 37، ص 150، ح 15.

14. امام علی علیہ السلام کا تعارف

قَالَتْ (عليها السلام): وَهُوَ الْإِمَامُ الرَّبَّانِيُّ، وَالْهَيْكَلُ الثُّورَانِيُّ، قُطْبُ الْأَقْطَابِ، وَسُلَالَةُ الْأَطْيَابِ، النَّاطِقُ بِالصَّوَابِ،
نُقْطَةُ دَائِرَةِ الْإِمَامَةِ.

فرمایا: علی ابن ابی طالب علیہ السلام الہی پیشوا، نور اور روشنی کا پیکر، تمام موجودات اور عارفین کا مرکز توجہ اور طاہرین و طیبین کے خاندان کے پاک و طیب فرزند ہیں؛ حق بولنے والے متکلم ہیں (بولتے ہیں تو حق بولتے ہیں)، اور ہدایت دینے والے راہنما ہیں؛ وہ امامت و قیادت کا مرکز و محور ہیں.

ریاحین الشریعة: ج 1، ص 93.

15. محمد و علی امت کے باپ

قَالَتْ (عليها السلام): أَبَوَا هَذِهِ الْأُمَّةِ مُحَمَّدٌ وَ عَلِيٌّ، يُقِيمَانِ أَوْدَهُمْ، وَ يُنْقِذَانِ مِنَ الْعَذَابِ الدَّائِمِ إِنْ أَطَاعُوهُمَا، وَ يُبِيحَانِهِمُ النَّعِيمَ الدَّائِمَ إِنْ وَاَقَفُوهُمَا.

فرمایا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم اور علیؑ علیہ السلام دونوں، اس امت کے باپ ہیں اور اگر اہل امت ان کی پیروی کریں تو وہ (دو باپ) ہرگز انہیں دنیاوی انحرافات کا شکار نہیں ہونے دیں گے اور انہیں آخرت کے دائمی عذاب سے نجات دیں گے اور انہیں جنت کی فراوان نعمتوں سے بہر مند کر دیں گے۔
تفسیر الإمام العسکری (علیہ السلام): ص 330، ح 191، بحار الأنوار: ج 23، ص 259، ح 8.

16. شیعان اہل بیت کے حق میں سیدہ کی دعا

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): إِلَهِي وَ سَيِّدِي، أَسْأَلُكَ بِالَّذِينَ اصْطَفَيْتَهُمْ، وَ بِبُكَاءٍ وَلَدَيَّ فِي مُفَارِقَتِي أَنْ تَغْفِرَ لِعُصَاةِ شِيعَتِي، وَ شِيعَةِ ذُرِّيَّتِي.

فرمایا: خداوند! تیرے برگزیدہ (منتخب) اولیاء اور مقربین کے صدقے اور تجھے میری شہادت کے بعد میری جدائی میں میرے بچوں کے گریہ و بکاء کے واسطے، التجاء کرتی ہوں کہ تو میرے اور میری اولاد کے گنہگار شیعوں کے گناہ بخش دے۔
کوکب الدرر: ج 1، ص 254.

17. شیعہ کون ہے؟

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): شِيعَتُنَا مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَكُلِّ مُحِبِّينَا وَ مَوَالِي أَوْلِيَانَا وَ مُعَادِي أَعْدَائِنَا وَ الْمُسْلِمِ بِقَلْبِهِ وَ لِسَانِهِ لَنَا.

فرمایا: ہمارے شیعہ اور پیروکار اور اسی طرح ہمارے محبین اور ہمارے دوستوں کے دوست اور ہمارے دشمنوں کے دشمن اور قلب و زبان کے ذریعے ہمارے سامنے سرتسلیم خم کرنے والے لوگ جنتیوں میں بہترین افراد ہونگے۔
بحار الأنوار: ج 68، ص 155، س 20، ضمن ح 11.

18. اگر بے گناہ مبتلا نہ ہوتے بددعا دیتی

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): وَاللَّهِ يَابْنَ الْخَطَّابِ لَوْ لَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ يُصِيبَ الْبَلَاءُ مَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ، لَعَلِمْتُ أَنِّي سَاقِيسُ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ أَجِدُهُ سَرِيعَ الْأَجَابَةِ.

فرمایا: اے خطّاب کے بیٹے! قسم خدا کی، اگر میں ناپسند نہ کرتی کہ خدا کا عذاب کسی بے گناہ پر نازل ہو جائے

خداوند عالم کو قسم دیتی اور بددعا دیتی اور تم دیکھ لیتے کہ میری دعا کتنی جلد قبول ہوتی ہے۔ (1)
اصول کافی: ج 1، ص 460، بیت الأحزان: ص 104، بحار الأنوار: ج 28، ص 250، ح 30

19. میں ہرگز تم سے نہ بولوں گی

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): وَاللّٰهُ! لَا كَلَمْتُكَ أَبَدًا، وَاللّٰهُ! لَا دَعَوْتُ اللّٰهَ عَلَيْكَ فِي كُلِّ صَلَوةٍ.
سیدہ کے گھر پر حملہ ہوا تو آپ نے خلیفہ اول سے مخاطب ہو کر فرمایا: خدا کی قسم! ابد تک تم سے نہ بولوں گی؛ خدا کی قسم ہر نماز میں تمہیں بددعا دیتی رہوں گی۔ (2)
صحیح مسلم: ج 2، ص 72، صحیح بخاری: ج 6، ص 176.

20. تم نے مجھے ناراض و غضبناک کیا ہے

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): إِنِّي أَشْهَدُ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ، أَتَكْمَا أَسْخَطْتُمَانِي، وَ مَا رَضِيتُمَانِي، وَ لَئِنْ لَقِيتُ النَّبِيَّ لِأَشْكُوَنَّكُمْ إِلَيْهِ.
[جب خلیفہ اول و دوئم سیدہ (س) کی عیادت کے لئے آئے تو (آپ (س) نے حدیث نبوی «من اسخط فاطمة فقد اسخطني...» کی صحت کا اقرار لینے کے بعد] فرمایا: میں خدا اور اس کے فرشتوں کو گواہ بناتی ہوں کہ تم نے مجھے غضبناک کیا اور تم نے مجھے خوشنود نہ کیا اور جب میں رسول اللہ (ص) سے ملوں گی آپ (ص) سے تم دونوں کی شکایت کروں گی.
بحار الأنوار: ج 28، ص 303، صحیح مسلم: ج 2، ص 72، بخاری: ج 5، ص 5.

21. عہد شکن میری میت پر نماز نہ پڑھیں

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): لَا تُصَلِّيْ عَلَيَّ أُمَّةٌ نَقَضَتْ عَهْدَ اللّٰهِ وَ عَهْدَ أَبِي رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ، وَ ظَلَمُوا لِي حَقِّي، وَ أَخَذُوا إِرْثِي، وَ خَرَقُوا صَحِيفَتِي الَّتِي كَتَبَهَا لِي أَبِي بِمُلْكٍ فَدَكَ.
فرمایا: وہ لوگ جنہوں نے امیر المؤمنین علی (علیہ السلام) کے بارے میں خدا اور میرے والد رسول خدا (ص) کے ساتھ کیا ہوا عہد توڑا اور میرے حق میں ظلم کا ارتکاب کیا اور میرے ارث کو غصب کیا اور جنہوں نے میرے لئے وہ صحیفہ پھاڑ ڈالا جو میرے والد نے فدک کے سلسلے میں میرے لئے لکھا تھا وہ میری میت پر نماز نہ پڑھیں.
بیت الأحزان: ص 113، کشف الغمّة: ج 2، ص 494.

22. غدیر کے بعد کوئی عذر نہ رہا

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): اِلَيْكُمْ عَنِّي، فَلَا عُدْرَ بَعْدَ غَدِيرِكُمْ، وَ الْأَمْرُ بَعْدَ تَقْصِيرِكُمْ، هَلْ تَرَكَ اَبِي يَوْمَ غَدِيرٍ حُمْ لِحَادٍ عُدْرًا.

مہاجرین و انصار سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: مجھ سے دور ہوجاؤ اور مجھے اپنے حال پر چھوڑو اتنی ساری بے رخی اور حق سے چشم پوشی کے بعد، تمہارے لئے اب کوئی عذر باقی نہیں رہا ہے۔ کیا میرے والد نے غدیر خم میں (اپنے جانشین کا تعین کر کے اور مسلمانوں کو اس امر پر گواہ بنا کر) تمہارے لئے کوئی عذر باقی نہیں چھوڑا ہے؟

خصال: ج 1، ص 173، احتجاج: ج 1، ص 146.

23. ایمان، نماز، زکوٰۃ، روزے اور حج کے ثمرات

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): جَعَلَ اللَّهُ الْإِيمَانَ تَطْهِيراً لَكُمْ مِنَ الشِّرْكِ، وَ الصَّلَاةَ تَنْزِيهاً لَكُمْ مِنَ الْكِبَرِ، وَ الزَّكَاةَ تَزْكِيَةً لِلنَّفْسِ، وَ نِمَاءً فِي الرِّزْقِ، وَ الصَّيَامَ تَثْبِيْتاً لِلْأَخْلَاصِ، وَ الْحَجَّ تَشْيِيداً لِلدِّينِ

فرمایا: خداوند سبحان نے ایمان و اعتقاد کو شرک سے طہارت اور گمراہیوں و شقاوتوں سے نجات قرار دادیا اور نماز کو خضوع اور انکسار اور ہرگونہ تکبر سے پاکیزگی قرار دیا ہے اور زکوٰۃ (و خمس) کو تزکیہ نفس اور وسعت رزق کا سبب گردانا ہے اور روزے کو ارادے میں استقامت اور اخلاص کے لئے لازم قرار دیا ہے اور حج کو شریعت کی بنیادیں اور دین کی اساس کے استحکام کی خاطر واجب کیا ہے۔

ریاحین الشریعة: ج 1، ص 312، فاطمة الزہراء (س) ص 360، خطبہ آنحضرت. احتجاج طبرسی، ج 1.

24. میں سب سے پہلے اپنے والد سے ملحق ہونگی

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): يَا اَبَا الْحَسَنِ! إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله وسلم) عَهْدَ اِلَيَّ وَ حَدَّثَنِي اَنِّي اَوَّلُ اَهْلِي لِحُوقًا بِهِ وَ لَا بَدَّ مِنْهُ، فَاصْبِرْ لِامْرِ اللَّهِ تَعَالَى وَ اِرْضَ بِقَضَائِهِ.

فرمایا: اے ابا الحسن! بے شک رسول اللہ (ص) نے میرے ساتھ عہد باندھا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ: میں آپ (ص) کے خاندان میں سب سے پہلے آپ سے جا ملوں گی اور اس عہد سے کوئی گریز نہیں ہے، پس صبر کا دامن تھام کے رکھنا اور اللہ کی قضا و قدر پر راضی ہونا.

بحار الأنوار: ج 43، ص 200، ح 30.

25. سیدہ (س) اور آپ کے والد (ص) پر تین روز تک سلام کا ثمرہ

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): مَنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيَّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أُوجِبَ اللَّهُ لَهُ الْجَنَّةَ، قُلْتُ لَهَا: فِي حَيَاتِهِ وَحَيَاتِكَ؟
قَالَتْ: نَعَمْ وَبَعْدَ مَوْتِنَا.

فرمایا: جو شخص میرے والد - رسول خدا (ص) - اور مجھ پر تین روز تک سلام بھیجے خدا اس پر جنت واجب کردیتا ہے۔

راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا یہ سلام آپ اور آپ کے والد (ص) کے ایام حیات کے لئے ہے؟
سیدہ (س) نے فرمایا: ہمارے ایام حیات اور ہماری موت کے بعد کے لئے ہے۔
بحار الأنوار: ج 43، ص 185، ح 17.

26. علی (ع) نے فریضۃ الہی پر عمل کی

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): مَا صَنَعَ أَبُو الْحَسَنِ إِلَّا مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُ، وَ لَقَدْ صَنَعُوا مَا اللَّهُ حَسِبُهُمْ وَ طَالِبُهُمْ.
فرمایا: جو کچھ علی علیہ السلام نے - رسول اللہ کی تدفین اور بیعت کے سلسلے میں - سرانجام دیا وہ خدا کی جانب سے مقررہ فریضہ تھا اور جو کچھ دوسروں نے سرانجام دیا خداوند متعال ان کا احتساب کرکے انہیں سزا دے گا۔

الإمامة والسياسة: ص 30، بحار الأنوار: ج 28، ص 355، ح 69.

27. خواتین کے لئے کون سی چیز بہتر ہے؟

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): خَيْرٌ لِلنِّسَاءِ أَنْ لَا يَرَيْنَ الرَّجَالَ وَ لَا يَرَاهُنَّ الرَّجَالُ.
فرمایا: عورت کی شخصیت کی حفاظت کے لئے بہترین عمل یہ ہے کہ (غیر) مرد کو نہ دیکھے اور (غیر) مرد بھی اسے نہ دیکھیں۔

بحار الأنوار: ج 43، ص 54، ح 48.

28. یا علی مجھے ہرگز نہ بھولنا

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): أَوْصِيكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَنْ لَا تَنْسَانِي، وَ تَزُورَنِي بَعْدَ مَمَاتِي.
بی بی سیدہ (س) نے اپنی وصیت کے ضمن میں فرمایا: اے ابالحسن! میں آپ کو وصیت کرتا ہوں کہ میری موت کے بعد کے بعد مجھے کبھی نہ بھولنا اور میری زیارت و دیدار کے لئے میری قبر پر آیا کرنا۔
زهرة الریاض - کوكب الدرّی: ج 1، ص 253.

29. خواتین کی میت بھی نامحرموں کی نظروں سے محفوظ ہو

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): إِنِّي قَدِ اسْتَقْبَحْتُ مَا يُصْنَعُ بِالنِّسَاءِ، إِنَّهُ يُطْرَحُ عَلَى الْمَرْثَةِ الثُّوبُ فَيَصِفُّهَا لِمَنْ رَأَى، فَلَا تَحْمِلْنِي عَلَى سَرِيرِ ظَاهِرٍ، أَسْثُرْنِي، سَتَرَكَ اللَّهُ مِنَ النَّارِ.

سیدہ علیہا السلام نے اپنی عمر مبارک کے آخری ایام میں اسماء بنت عمیس سے مخاطب ہو کر فرمایا: میں یہ عمل بہت ہی برا اور بھونڈا سمجھتی ہوں کہ لوگ خواتین کی موت کے بعد ان کی میت پر چادر ڈال اس کی تشییع کریں اور قبرستان تک لے جائیں اور بعض لوگ ان کے اعضاء اور بدن کے حجم کا مشاہدہ کر کے دوسروں کے لئے حکایت کریں چنانچہ میری میت کو ایسی چارپائی یا تختے کے اوپر مت رکھنا جس کے ارد گرد بدن چھپانے کا انتظام نہ ہو اور اس پر ایسا وسیلہ نہ ہو جو لوگوں کے تماشے کے لئے رکاوٹ ہو۔ اور پورے پردے میں میری میت کی تشییع کرنا خداوند متعال تمہیں دوزخ کی آگ سے مستور و محفوظ رکھے۔
تہذیب الأحکام: ج 1، ص 429، کشف الغمہ: ج 2، ص 67، بحار: ج 43، ص 189، ح 19.

30. پردہ حتی نابینا مردوں سے

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): ... إِنْ لَمْ يَكُنْ يَرَانِي فَإِنِّي أَرَاهُ، وَ هُوَ يَشُمُّ الرِّيحَ.

[ایک روز ایک نابینا آدمی داخل ہوا تو حضرت زہراء (علیہا السلام) نے پردہ کیا۔ رسول اکرم (ص) نے فرمایا: جان پدر! یہ شخص نابینا ہے اور دیکھتا نہیں ہے تو عرض کیا] اگر وہ مجھے نہیں دیکھتا تو میں تو اسے دیکھتی ہوں! اور پھر یہ کہ وہ ہوا میں عورت کی بو سونگھ سکتا ہے۔ [یہ حدیث ان خواتین کی لئے قابل توجہ ہے کہ وہ بینا لوگوں سے پردہ تو نہیں کرتیں بلکہ میک اپ کر کے بن تھن کر دل موہ لینے والے عطریات لگا کر غیر مردوں کے ساتھ مسکرا مسکرا کر باتیں کرنے سے لذت اٹھاتی ہیں اور اس حرام عمل کو تجدد اور عورت کی آزادی سمجھتی ہیں]۔

بحار الأنوار: ج 43، ص 91، ح 16، إحقاق الحق: ج 10، ص 258.

31. ترک دنیا اور غاصبوں کی ابدی مخالفت ...

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): أَصْبَحْتُ وَ اللَّهُ! عَاتِقَةً لِدُنْيَاكُمْ، قَالِيَةً لِرِجَالِكُمْ.

[فدک غصب ہوجانے اور سیدہ سلام اللہ علیہا کے استدلال و اعتراض کے بعد مہاجرین انصار کی بعض عورتیں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کا حال پوچھنے لگیں تو سیدہ سلام اللہ علیہا نے] فرمایا: خدا کی قسم! میں نے تمہاری دنیا کو آزاد کیا اور میری اب تمہاری دنیا سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور تمہارے مردوں کی ہمیشہ کے لئے دشمن رہوں گی۔

دلائل الإمامة: ص 128، ح 38، معانی الأخبار: ص 355، ح 2.

32. شیعیاں اہل بیت کون ہیں؟

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): إِنْ كُنْتَ تَعْمَلُ بِمَا أَمَرْنَاكَ وَتَنْتَهِي عَمَّا زَجَرْنَاكَ عَنْهُ، فَأَنْتَ مِنْ شِيعَتِنَا، وَإِلَّا فَلَا. فرمایا: اگر تم ہم اہل بیت عصمت و طہارت کے اوامر پر عمل کرو اور جن چیزوں سے ہم نے نہی کی ہے ان سے اجتناب کرو تو تم ہمارے شیعوں میں سے ہو ورنہ تو نہیں۔ تفسیر الإمام العسکری (علیہ السلام): ص 320، ح 191.

33. نئی شادی کے سلسلے میں علی (ع) کو وصیت

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): أُوصِيكَ أَوَّلًا أَنْ تَتَزَوَّجَ بَعْدِي بِابْنَةِ أُخْتِي أَمَامَةٍ، فَإِنَّهَا تَكُونُ لِوُلْدِي مِثْلِي، فَإِنَّ الرِّجَالَ لَا بُدَّ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ. بی بی سیدہ نے اپنی عمر کے آخری لمحات میں علی (ع) کو سفارش کی: میرے بعد میری بھانجی "امامہ" کے ساتھ شادی کرنا، کیونکہ وہ میرے بچوں کے لئے میری طرح ہمدرد اور دلسوز ہے اور پھر مردوں کے لئے عورتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ بحار الأنوار: ج 43، ص 192، ح 20، أعيان الشيعة: ج 1، ص 321.

34. ماں کی خدمت اور اس کے ثمرات

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): الزَّمْ عَجَلَهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ أَقْدَامِهَا وَ الزَّمْ رِجْلَهَا فَتَمَّ الْجَنَّةَ. فرمایا: ہمیشہ ماں کی خدمت میں اور اس کے پابند رہو، کیونکہ جنت ماں کے قدموں (پاؤں) تلے ہے؛ اور تمہارے اس عمل کا نتیجہ بہشتی نعمتیں ہیں۔ کنز العمال: ج 16، ص 462، ح 45443.

35. روزہ کس طرح ہونا چاہئے؟

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): مَا يَصْنَعُ الصَّائِمُ بِصِيَامِهِ إِذَا لَمْ يَصُنْ لِسَانَهُ وَ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ وَ جَوَارِحَهُ. فرمایا: وہ روزہ دار شخص جو اپنی زبان اور کانوں اور آنکھوں و دیگر اعضاء و جوارح کو قابو میں نہ رکھے اپنے روزے سے کوئی فائدہ نہ اٹھائے۔ مستدرک الوسائل: ج 7، ص 336، ح 2، بحار الأنوار: ج 93، ص 294، ح 25.

36. خوشروئی اور اس کے ثمرات

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): اَلْبُشْرَى فِي وَجْهِ الْمُؤْمِنِ يُوجِبُ لِصَاحِبِهِ الْجَنَّةَ، وَ بُشْرَى فِي وَجْهِ الْمُعَانِدِ يَقِي صَاحِبَهُ عَذَابَ النَّارِ.

فرمایا: مؤمن کے سامنے تبسم اور شادمانی جنت میں داخلے کا باعث بنتا ہے جبکہ دشمنوں اور مخالفین کے سامنے تبسم عذاب سے بچاؤ کا سبب بنتا ہے۔
تفسیر الإمام العسکری (ع) ص 354، ح 243، مستدرک الوسائل: ج 12، ص 262، بحار: ج 72، ص 401، ح 43.

37. کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کی ضرورت

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): لَا يُلَوِّمَنَّ امْرَأٌ إِلَّا نَفْسَهُ، يَبِيتُ وَ فِي يَدِهِ رِيحٌ عَمَرَ.

فرمایا: جو شخص کھانا کھانے کے بعد ہاتھ نہ دھوئے اور اس کے ہاتھ آلودہ ہوں؛ اگر اس کو کوئی پریشانی (بیماری وغیرہ) لاحق ہو جائے تو اپنے سوا کسی پر بھی ملامت نہ کرے۔
کنز العمال: ج 15، ص 242، ح 40759.

38. جمعہ کے روز دعا کا بہترین موقع

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): اَصْعَدُ عَلَى السَّطْحِ، فَإِنْ رَأَيْتَ نِصْفَ عَيْنِ الشَّمْسِ قَدْ تَدَلَّى لِلْغُرُوبِ فَأَعْلِمْنِي حَتَّى أَدْعُو.

روز جمعہ غروب آفتاب کے قریب غلام کو حکم دیا کرتے تھیں: گھر کی چھت پر جا کر بیٹھو اور جب آدھا سورج ڈوب جائے مجھے خبر کردو تا کہ میں (اپنے اور دوسروں کے لئے) دعا کروں۔
دلائل الإمامة: ص 71، س 16، معانی الأخبار: ص 399، ضمن ح 9.

39. خدا تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعاً وَلَا يُبَالِي.

فرمایا: بے شک خدا تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے اور اس سلسلے میں کسی کی پروا نہیں کرے گا۔ [البتہ حق الناس اور شرک قابل بخشش گناہ نہیں ہیں جس پر قرآن میں بھی تصریح ہوئی ہے اور احادیث میں بھی، البتہ خدا اگر کسی کے ساری گناہ (سوائے شرک کے) بخشنا چاہے تو وہ وسیلہ ساز ہے اور اگر کسی کا اس شخص پر کوئی حق ہے تو اس کے دل میں عفو و درگزر کا احساس پیدا کرتا ہے یا اس کو انعام و اکرام سے نواز کر مطلوبہ شخص کے گناہ بخشوادیتا ہے اور یہ سارے امور اللہ کے لئے آسان ہیں۔]

40. سواری اور گھر پر مرد کا حق

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): الرَّجُلُ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ، وَ صَدْرٍ فِرَاشِهِ، وَالصَّلَاةِ فِي مَنْزِلِهِ إِلَّا الْأَمَامَ يَجْتَمِعُ النَّاسُ عَلَيْهِ. فرمایا: ہر شخص اپنی سواری، اپنے گھر کے صدر مجلس اور اپنے گھر میں نماز قائم کرنے (اور امامت کے حوالے سے) دوسروں پر اولویت و ترجیح رکھتا ہے مگر یہ کہ امام جماعت کوئی ایسا شخص ہو جس کی امامت پر لوگوں کا اتفاق ہو اور لوگ اس کی امامت میں نماز ادا کرنا چاہیں۔ مجمع الزوائد: ج 8، ص 108، مسند فاطمہ: ص 33 و 52.

41. قیامت کے روز لوگوں کی حالت سے فکر مندی

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): يَا أَبَتِ، ذَكَرْتُ الْمَخْشَرَ وَوُقُوفَ النَّاسِ غُرَاءَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَ سَوَاتَاهُ يَوْمَئِذٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ. اباجان! (یا رسول اللہ (ص)) مجھے قیامت یاد آئے کہ لوگ خدا کی بارگاہ کس طرح ننگے پیش کئے جائیں گے اور ان کا کوئی یار و مددگار نہ ہوگا! اگر کسی کا کوئی غمخوار ہوگا بھی تو وہ اس کا عمل اور اہل بیت (ع) سے اس کی محبت و عقیدت ہوگی۔ وا سواتاہ۔۔۔ کشف الغمّة: ج 2، ص 57، بحار الأنوار: ج 8، ص 53، ح 62.

42. امت کے گنہگاروں کی شفاعت

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): إِذَا حُشِرْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَشْفَعُ عُصَاةَ أُمَّةِ النَّبِيِّ فرمایا: جب روز قیامت محشور و مبعوث ہوجاؤں امت رسول خدا (ص) کے گنہگاروں کی شفاعت کروں گی۔ إحقاق الحق: ج 19، ص 129.

43. میت کے لئے تلاوت قرآن اور دعا

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): فَأَكْثَرُ مِنْ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، وَالِدُعَاءِ، فَإِنَّهَا سَاعَةٌ يَحْتَاجُ الْمَيِّتُ فِيهَا إِلَى أَنْسِ الْأَحْيَاءِ. بی بی سیدہ نے امام علی (علیہ السلام) سے مخاطب ہوکر فرمایا: مجھے سپرد خاک کرنے کے بعد میرے لئے قرآن مجید کی تلاوت بکثرت کرنا اور میرے حق میں دعا کرنا کیونکہ میت کو اس حالت میں زندہ افراد کے ساتھ انس کی ضرورت ہوتی ہے۔

44. خواتین اپنے مردوں کو مشقت میں نہ ڈالیں

قَالَتْ (سلام الله عليها): يَا أَبَا الْحَسَنِ، إِنِّي لِأَسْتَحْيِ مِنْ إِلَهِي أَنْ أَكْلَفَ نَفْسَكَ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ. بی بی سیدہ نے اپنے شریک حیات حضرت امیرالمؤمنین علی (علیہ السلام) سے مخاطب ہو کر فرمایا: میں اپنے معبود سے شرماتی ہوں کہ آپ سے ایسی چیز کی درخواست کروں جس کی فراہمی آپ کے لئے ممکن نہ ہو۔
أمالی شیخ طوسی: ج 2، ص 228.

45. اولاد رسول (ص) کے قاتلین کا انجام

قَالَتْ (سلام الله عليها): خَابَتْ أُمَّةٌ قَتَلَتْ ابْنَ بِنْتِ نَبِيِّهَا. فرمایا: وہ گروہ ہرگز سعادت و فلاح نہ پائے گا جو اپنے پیغمبر کے فرزند کو قتل کر دے۔
مدینة المعاجز: ج 3، ص 430.

46. گناہان کبیرہ سے اجتناب کے ثمرات

قَالَتْ (سلام الله عليها): ... وَ النَّهْيَ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ تَنْزِيهاً عَنِ الرَّجْسِ، وَاجْتِنَابَ الْقَذْفِ حِجَاباً عَنِ اللَّعْنَةِ، وَ تَرْكَ السَّرْقَةِ اِيْجَاباً لِلْعَفَةِ. فرمایا: خداوند متعال نے شرابخواری سے نہی - معاشرے کو بدیوں اور جرائم سے پاک کرنے کے لئے - قرار دی؛ تہمتوں، بہتان تراشیوں اور ناروا الزامات سے اجتناب - معاشرے کو غضب اور نفرین سی محفوظ بنانے کے لئے - قرار دیا؛ اور ترک سرقت - معاشروں اور افراد کی پاکیزگی اور پاکدامنی کا سبب - قرار دیا۔
ریاحین الشریعة: ج 1، ص 312، فاطمة الزهراء (س) ص 360، خطبہ معروف. احتجاج طبرسی ج 1.

47. شرک کیوں حرام ہے؟

قَالَتْ (علیہا السلام): وَ حَرَّمَ - اللَّهُ - الشِّرْكَ إِخْلَاصاً لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ، فَاتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ، وَ لَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ(1)، وَ أَطِيعُوا اللَّهَ فِيمَا أَمَرَكُمْ بِهِ، وَ نَهَاكُمْ عَنْهُ، فَإِنَّهُ، إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ. فرمایا: خداوند سبحان نے شرک کو (مختلف امور میں) حرام کر دیا تا کہ سارے لوگ اس کی ربوبیت کے سامنے سرتسلیم خم کریں اور سعادت و خوشبختی کے مقام پر پہنچیں؛ پس تقوائے الہی اپنانا اور خدا کا خوف رکھنا

جیسا کہ تقوائے الہی اور خدا کے خوف کا حق ہے؛ اور مسلمان ہوئے بغیر مت مرنا چنانچہ جن چیزوں میں تمہیں اللہ نے امر کیا ہے اور جن چیزوں سے تمہیں روکا ہے ان میں اللہ کی اطاعت کرنا کیوں کہ صرف علماء اور دانشمند افراد خدا سے خوف و خشیت رکھتے ہیں۔
ریاحین الشریعة: ج 1، ص 312، فاطمة الزہراء (س) ص 360، خطبہ معروف. احتجاج طبرسی ج 1.

48. عترت نبی (ص) کی فرمانبرداری کے ثمرات

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): أَمَّا وَاللَّهِ، لَوْ تَزَكُّوا الْحَقَّ عَلَى أَهْلِهِ وَ اتَّبَعُوا عِثْرَةَ نَبِيِّهِ، لَمَّا اخْتَلَفَ فِي اللَّهِ اثْنَانِ، وَ لَوَرِثَهَا سَلَفٌ عَنْ سَلَفٍ، وَ خَلَفَ بَعْدَ خَلْفٍ، حَتَّى يَقُومَ قَائِمُنَا، النَّاسِغُ مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ (عليه السلام).
فرمایا: خدا کی قسم اگر انہوں نے حق - یعنی خلافت و امامت - کو اہل حق کے سپرد کیا ہوتا اور عترت رسول (ص) اور اہل بیت (ع) کی پیروی کی ہوتی حتیٰ دو افراد بھی خدا اور دین کے سلسلے میں ایک دوسرے سے اختلاف نہ کرتے اور خلافت و امامت کا عہدہ لائق اور شائستہ افراد سے لائق اور شائستہ افراد کو منتقل ہوتا رہتا اور آخر کار قائم آل محمد (عجل اللہ فرجہ الشریف ، و صلوات اللہ علیہم اجمعین) کو واگذار ہوتا جو کہ امام حسین علیہ السلام کے نویں فرزند ہیں۔
الإمامة والتبصرة: ص 1، بحار الأنوار: ج 36، ص 352، ح 224.

49. دسترخوان کے بارہ آداب

قَالَتْ (سلام اللہ علیہا): فِي الْمَائِدَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ خَصْلَةً يَجِبُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَعْرِفَهَا أَرْبَعٌ فِيهَا فَرَضٌ؛ وَ أَرْبَعٌ فِيهَا سُنَّةٌ وَ أَرْبَعٌ فِيهَا تَأْدِيبٌ: فَأَمَّا الْفَرَضُ فَالْمَعْرِفَةُ وَ الرِّضَا وَ التَّسْمِيَةُ وَ الشُّكْرُ؛ وَ أَمَّا السُّنَّةُ فَالْوُضُوءُ قَبْلَ الطَّعَامِ وَ الْجُلُوسُ عَلَى الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ وَ الْاَكْلُ بِثَلَاثِ اصْبَاحٍ وَ لَعْقُ الْاَصَابِعِ؛ فَأَمَّا التَّأْدِيبُ فَالْكُلُّ بِمَا يَلِيكَ وَ تَصْغِيرُ اللَّقْمَةِ وَ الْمَضْغُ الشَّدِيدُ وَقْلَةُ النَّظَرِ فِي وَجْهِ النَّاسِ.

فرمایا: آداب دسترخوان بارہ ہیں جن کا علم ہر مسلمان کو ہونا لازم ہے۔ ان میں سے چار چیزیں واجب، چار مستحب اور 4 رعایت ادب کے لئے ہیں۔ واجبات دسترخوان کچھ یوں ہیں: معرفت رب، رضائے الہی، شکر پروردگار، اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا؛ وہ جو مستحب ہیں یہ ہیں: کھانے سے پہلی وضو کرنا، بائیں پہلو کی جانب بیٹھنا، تین انگلیوں سے لقمہ اٹھانا اور انگلیوں کو چاٹنا اور وہ چار چیزیں جو رعایت ادب کا تقاضا ہیں یہ ہیں: جو کچھ تمہارے سامنے رکھا ہے کھالینا (اور اپنے سامنے ہی سے کھا لینا)، لقمہ چھوٹا اٹھانا، خوب چبا کر کھالینا (دسترخوان پر بیٹھے ہوئے) افراد کی طرف کم ہی دیکھنا (اور انہیں گہور کر مت دیکھنا اور تکن مت)۔
تحف العقول ص ۹۶۲

2-1 - ایک طرف سے سیدہ (س) نے ابن خطاب سے مخاطب ہو کر فرمایا ہے کہ میں اگر بے گناہوں پر آفت نازل ہونے کو ناپسند نہ کرتی تو بددعا دیتی اور آپ نے کسی ضمیر کا استعمال نہیں کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بی بی سارے ظالمین و غاصبین کے لئے اجتماعی بددعا نہیں دینا چاہتی تھیں ورنہ اس کے نتیجے میں خشک و

تر جل کر راکھ ہوجاتا جبکہ بعد کی حدیث میں خلیفہ اول سے مخاطب ہوکر فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم میں ہر نماز میں تمہیں بددعا دیتی ہوں اور اس بددعا سے مراد انفرادی بددعا ہے اور بزرگان دین اور انبیاء و اوصیاء کی انفرادی بددعا کا تعلق عام طور پر آخرت سے ہوتا ہے واضح ہے کہ انکی دعا کبھی رد نہیں ہوتی